Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ ۲۲ نبوت ۱۳۵۴ ہش ۲۲ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۶۶

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی غرض غلبۂ اسلام کی خاطر بعض اہم بنیادی کاموں کی تکمیل ہے

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کے عظیم اور نہایت بابرکت نتائج ظاہر کر رہا ہے

احباب اس عظیم دینی منصوبہ کے سلسلے میں اپنی مالی ذمہ داری کی ادائیگی کا فکر رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخص

ربوہ ۲۱ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جامع مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت پر صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی اہمیت نہایت موثر اور دلآویز پیرایہ میں واضح فرمائی اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہماری ادنیٰ اور حقیر قربانیوں کو نوازتے ہوئے محض اپنے فضل سے عظیم نتائج ظاہر کر رہا ہے حضور نے فرمایا اس منصوبہ کی اصل غرض غلبۂ اسلام کی خاطر بعض بنیادی کاموں کی تکمیل ہے تاکہ جب ہم آئندہ صدی میں جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی داخل ہوں تو ہماری کسی غفلت یا کمزوری کے باعث کوئی روک واقع نہ ہو لیکن ان بنیادی دینی کاموں کی تکمیل کے لئے بہر حال مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے اس لئے جن احباب نے اس منصوبہ کے لئے مالی قربانی کے وعدے کر رکھے ہیں انہیں بروقت اور مقررہ پروگرام کے مطابق ادائیگی کی فکر کرنا چاہیئے تاکہ اس منصوبے کے تحت جو دینی کام شروع ہو چکے ہیں وہ اپنی تکمیل کو پہنچیں اور ہم مزید کام شروع کر سکیں۔

حضور نے فرمایا اس منصوبہ کے تحت مختلف ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر کئے جائیں گے جو تبلیغ اسلام کے مراکز ہوں گے۔ پھر پریس قائم کرنے ہیں تاکہ دنیا کی ضرورت کے مطابق موزوں اور مناسب اسلامی لٹریچر سستے داموں تیار کیا جا سکے۔ جہاں تک مساجد تعمیر کرنے کا سوال ہے اس کی ابتداء خدا کے فضل سے ہو چکی ہے چنانچہ حالیہ سفر یورپ میں گوٹن برگ (سویڈن) کے مقام پر ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے جس کے بعد ناروے میں بھی انشاء اللہ مسجد تعمیر کی جائے گی۔ اسی طرح اس منصوبہ کے دیگر بنیادی کام بھی شروع کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہمارے ساتھ رہا ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں ہماری حقیر کوششوں کے عظیم بابرکت نتائج ظاہر فرمائے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ہمیں یقین ہے کہ صد سالہ جوبلی کے سلسلے میں بھی اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اس کے نہایت عظیم الشان اور برکتوں سے معمور نتائج ظاہر فرماتا چلا جائے گا کیونکہ گو ہم اس مٹی کے بنے ہوئے ہیں جو دنیا کی نظر میں حقیر ہے مگر یہ مٹی خدا کے ہاتھ میں ایک آلۂ کار ہے اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اس عظیم دینی منصوبے کی تکمیل کے سلسلے میں اپنی مالی ذمہ داریوں کو بھی باقاعدگی سے اور اخلاص کے ساتھ ادا کرتے چلے جائیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں اور اس کی برکتوں کو حاصل کرتے چلے جائیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ ہماری اصل دولت وہ اموال نہیں ہیں جو ہم جمع کرتے ہیں ہماری اصل دولت ایک سچے احمدی کا وہ مخلص دل ہے جو منور سینے کے اندر دھڑک رہا ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی فکر رکھیں اور اخلاص کو قائم رکھیں تو اللہ تعالیٰ جس طرح ہمیں اب دے رہا ہے اسی طرح آئندہ بھی ہمیں دیتا چلا جائے گا اور ہمیشہ اپنی برکتوں سے نوازتا رہے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کولہے میں درد کی جو تکلیف ہے اس میں اب پہلے کی نسبت کمی ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے، آمین۔

مطالعہ کتب

ماہ نومبر ۱۹۷۵ء کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سناتن دھرم" مقرر ہے۔ کتاب خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔ قائدین کرام اس کا خدام سے مطالعہ کرائیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تجاویز برائے جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آ گیا ہے اور آجکل انتظامات کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر ان کے ذہن میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کو بہتر بنانے سے متعلق کوئی تجویز ہو تو براہ مہربانی ایسے احباب اپنی تجویز تحریراً نظارت ہذا کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر ضیافت)

وقف جدید کے خصوصی معاونین میں شامل ہوں

ایسے احباب ثروت جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی بخشی ہے وقف جدید کے خصوصی معاونین میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کے خصوصی انعامات کے وارث بنیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمٰن غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ر ماہ نبوت ۱۳۵۴ھ
۲۲ر نومبر ۱۹۷۵ء

یورپ میں رونما ہونے والا انقلاب عظیم

یہ ایک حقیقت ہے کہ فی زمانہ مغرب کے عیسائی ملکوں میں مذہبی نقطۂ نگاہ سے ایک انقلاب عظیم رونما ہو رہا ہے۔ وہ انقلاب جیسا کہ اخبارات کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں یہ ہے کہ بالعموم وہاں کے باشندے عیسائیت سے یکسر متنفر ہو کر مذہب کو خیرباد کہہ چکے ہیں اور جن لوگوں نے عیسائیت کو ابھی خیرباد نہیں کہا ہے اور اس سے ہنوز چمٹے ہوئے ہیں عیسائیت کے روائتی عقائد کے بارہ میں ان کا ایمان بھی متزلزل ہو چکا ہے، وہ مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں بلکہ وہ اسے انسان تسلیم کرتے ہوئے ایک نبی سے زیادہ درجہ نہیں دیتے۔ ایسے لوگوں میں بعض بڑے بڑے دانشور حتیٰ کہ پادری بھی شامل ہیں۔ ایسے ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں میں سے ایک برمنگھم یونیورسٹی میں مسیحی دینیات کے پروفیسر مسٹر جان ہک ایچ۔ جی وُڈ بھی شامل ہیں جن کے عیسائی عقائد کے بارہ میں دو مضمون لندن کے مشہور روزنامے "دی ٹائمز" میں پچھلے دِنوں شائع ہوئے ہیں۔ فی الوقت ہم ان کے ایک مضمون بعنوان "Changing views of the uniqueness of Christ" (یعنی مسیح کی لاثانی حیثیت کے بارہ میں بدلتے ہوئے نظریات) کے بعض اقتباسات ہدیۂ قارئین کر کے مغرب میں رونما ہونے والے انقلاب عظیم کی ایک جھلک دکھانا چاہتے ہیں۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں مسیحیت کی بنیاد اس عقیدہ پر ہے کہ نعوذ باللہ مسیح خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت میں اُس کی خدائی میں شریک اور اپنی جگہ خود خُدا ہے۔ مسیحیت کے اس بنیادی عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے پروفیسر مذکور (John Hick H.G. Wood) اپنے مضمون میں رقمطراز ہیں:-

"یہ امر زمانۂ دراز سے مسلّم چلا آ رہا تھا کہ مسیح نے اپنی اصلیت کے لحاظ سے خدا ہونے، تثلیثِ مقدس کا دُوسرا اقنوم ہونے اور بوجوہ انسانی زندگی بسر کرنے کی خاطر زمین پر معجزانہ طور پر پیدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر ایک مسلّمہ امر کے طور پر یہ بھی مانا جا رہا تھا کہ مسیح کے بحیثیت ابن اللہ تجسّم اختیار کرنے اور بطور خدا دنیا میں ظاہر ہونے کا روائتی عقیدہ خود مسیح کی اپنی تعلیم سے ماخوذ ہے۔ موجودہ دور میں بائبل کے تنقیدی مطالعہ کی روشنی میں یہ امر انتہائی طور پر بعید از امکان نظر آتا ہے کہ مسیح نے خود اپنے آپ کو ایسا (یعنی لفظی معنوں کے اعتبار سے خدا کا بیٹا اور خدا) تصوّر کیا ہو۔" ("دی ٹائمز" لندن ۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۵ء)

آگے چل کر پروفیسر مذکور اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ایسا غلط اور باطل عقیدہ مسیحیوں میں کیسے رائج ہؤا لکھتے ہیں:-

"مسیح کی ماہیت اور مافوق الفطرت حیثیت سے متعلق روائتی عقیدہ کی بنیاد مسیح کے جن اقوال پر رکھی گئی تھی وہ یہ ہیں:-

(۱) "میں اور باپ ایک ہیں" (یوحنا باب ۱۰، آیت ۳۰)

(۲) "جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا" (یوحنا باب ۱۴، آیت ۹)

(۳) "راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ تک نہیں آتا" (یوحنا باب ۱۴، آیت ۶)

یہ سب اقوال چوتھی انجیل کی وساطت سے ہم تک پہنچے ہیں۔ اور یہ امر اب کوئی راز نہیں رہا ہے کہ یہ انجیل بہت بعد کے زمانہ کی ایک دستاویز پر مبنی ہے۔ یہ اپنے سے ماقبل کی پہلی انجیلوں سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ یہ تاریخی دستاویز کم اور دینیاتی نقطۂ نظر کے اعتبار سے مسیح کے مرتبہ و مقام سے متعلق غور و فکر کا نتیجہ زیادہ ہے۔ یہ دینیاتی نقطۂ نظر اُس کی وفات سے دو تین نسلوں بعد متشکّل ہؤا تھا۔ مزید برآں اس انجیل کے مصنّف نے ایک عجیب اسلوب اختیار کیا ہے اور وہ یہ کہ وہ مسیح کی زبان سے گفتگو اور بحث کے رنگ میں لمبے لمبے فقرے کہلواتا ہے۔ گفتگو کا یہ انداز پہلی انجیلوں میں درج شدہ تمثیلات اور اقوال سے نمایاں طور پر مختلف ہے۔ اسی طرح کی متعدد باتیں اور بھی ہیں جن کی وجہ سے اس زمانہ کے عہد نامۂ جدید کے اکثر محققین کے نزدیک یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا تاریخی نقطۂ نگاہ سے مسیح نے ایسی باتیں کہی تھیں جنہیں یوحنا کی انجیل میں اس کی طرف منسوب کیا گیا ہے" (ایضاً)

الوہیت مسیح کے عقیدہ کی برملا تردید کرنے کے بعد پروفیسر مذکور نے اس امر کو بھی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ مسیح کا اصل مرتبہ و مقام کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"اندریں صورت سوال پیدا ہوتا ہے کہ فی الحقیقت مسیح کیا تھا اور ہمارے نزدیک اس کا مرتبہ و مقام کیا ہے؟ سو وہ ایک انسان تھا وہ انسان ہونے کی حیثیت میں خدا کی ہستی پر پختہ ایمان رکھتا تھا اور ہر وقت خدا کی جناب میں حاضر رہ کر یعنی اس میں ہو کر زندگی بسر کرنا اس کا شیوہ تھا۔ زمین پر خدا کے عجائب کاموں سے وہ اپنے لئے روحانی غذا حاصل کرتا تھا۔ اُس کی زندگی اتنی مصفّیٰ تھی کہ اُس میں رضائے الٰہی منعکس نظر آتی تھی اور اُسے اختیار دیا گیا تھا کہ وہ خدا کی مرضی سے دُوسروں کو آگاہ کرے اور اُس کی طرف سے دوسروں کیلئے معافی کا اعلان کرے۔ وہ خدا کی طرف سے یہ اختیار بھی رکھتا تھا کہ یہ بتائے کہ خدا اپنے بندوں سے کیا مطالبہ کرتا ہے (روحانی) مریضوں کو چنگا کرنے میں زندگی بخش قوت اُسکے ہاتھوں سے دوسروں میں سرایت کرتی تھی۔ اُسے خدا کی اس درجہ معرفت حاصل تھی کہ اُس کی خدمت میں حاضر ہونے والے مردوں اور عورتوں کو روحانی کشش شعوری طور پر خدا کی جناب میں کھینچ بُلاتی تھی۔ اس لحاظ سے وہ بہتوں کی نجات کا موجب بنا اور آج بھی اُسکی زندہ یاد جو عہد نامہ جدید کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے اور اس کے پیروؤں میں قائم ہے بہتوں کے لئے نجات کا موجب ہے۔" (ایضاً)

یہ صورتِ حال کہ مسیح کو خدا کا درجہ دینے والے اور ایک چھوڑ تین تین خداؤں کو تسلیم کرنے والے مسیح کی خدائی کے منکر ہو کر اُسے محض انسان قرار دینے پر مجبور ہو چکے ہیں اور برمنگھم یونیورسٹی میں مسیحی دینیات کا فاضل پروفیسر الوہیتِ مسیح کے عقیدہ کو برملا ایک باطل عقیدہ قرار دے رہا ہے مغرب کے عیسائی ملکوں میں رونما ہونے والے انقلابِ عظیم کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر رہی ہے اور ببانگِ دہل یہ اعلان کر رہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۷۸ سال پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یورپ میں عیسائیت کے مٹنے اور کالعدم ہونے کی جو بشارت دی تھی وہ فی زمانہ بڑی شان سے پُوری ہو رہی ہے۔ آپ کی دی ہوئی بشارت کے عین مطابق جھوٹے خُدا اپنی خُدائی کے وجود سے منقطع کئے جا رہے ہیں اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگ رہا ہے اور وہاں کے لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا پاک بندہ اور اصلاحِ خلق کی غرض سے اُس کا مبعوث کردہ ایک رسول تسلیم کرنے کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس انقلابِ عظیم کے ذریعہ وہاں اسلام کو غالب کرنے کے سامان کر رہا ہے۔ کیونکہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت کے مٹنے کی خبر دی تھی وہاں ساتھ ہی بالآخر اسلام کے غالب آنے کی بشارت بھی دی ہے جیسا کہ آپ نے ۱۸۹۷ء کے اوائل میں ایک دُنیا کو مخاطب کر کے اعلان فرمایا تھا:-

"آخر توحید کی فتح ہے، غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خُدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ . . . . وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو تسلیم کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ . . . . قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام، اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچّی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں مُلکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔"

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ کرام کے صبر و استقامت کے نمونے

مکرم محمد الیاس صاحب منیر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت فرمایا تو جہاں قسی القلب کفار مکہ نے آپ کا انکار کر کے آپ کی سخت مخالفت کی وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ سے محبت کرنیوالوں کا ایک گروہ بھی پیدا کر دیا۔ ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے عشق کی آگ بھڑکائی ان کے سینوں میں نور کی شمع روشن کی۔

ان کے دلوں کو اسلام کے لئے کھولدیا وہ اپنی آنکھوں سے شعلہ زن آگ دیکھتے مگر اللہ تعالیٰ کی بشارت اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ کو ذہن میں رکھ کر اس آگ میں کود جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے تاکیدی حکم استعینوا بالصبر والصلوٰۃ کی تعمیل کرتے اور ان اللہ مع الصٰبرین کی نوید سنتے۔ ان برگزیدہ لوگوں کے صبر و استقامت اور ایثار و استقلال کے واقعات آئندہ آنے والوں کے لئے ایمان افروز ہی نہیں مشعل راہ ہیں ان کے عظیم نمونہ کو اختیار کر کے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں

استیعاب میں ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس کفار سے باتیں کر رہے تھے کہ انہوں نے اچانک آپکو مارنا شروع کر دیا۔ شور سن کر حضرت ابوبکرؓ دوڑے آئے اور کفار سے آپ کو چھڑایا۔ اس پر کفار نے حضرت ابوبکرؓ کو اتنا زدوکوب کیا کہ آپ کی بیٹی اسماءؓ کہتی ہیں کہ جب آپؓ اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے تو بالوں کا گچھا آپکے ہاتھ کے ساتھ آجاتا۔ مگر آپ ذرہ بھر تکلیف کا اظہار نہ کرتے اور نہ ہی ظالموں کی مذمت کرتے آپ بار بار یہ الفاظ دہراتے

تبارکت یا ذالجلال والاکرام

ابتداء میں حلقہ بگوش ہونیوالے غلاموں پر خاص طور پر مصائب کی آندھیاں چلیں انہیں تپتی ہوئی ریت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا گیا اس حد تک کہ ان کے چمڑے انسانی چمڑوں کی شکلیں بدل کر حیوانی چمڑے بن گئے۔ انہیں اذیتیں دے دے کر لات عزیٰ کی عظمت کا اقرار کرایا جاتا مگر توحید باری کے ان علمبرداروں کی زد میں اپنے عزم کا اظہار احد احد کے نعروں سے کرتیں۔ کفار مکہ ان مظلوم غلاموں کو تڑپتے دیکھ لطف اندوز ہوتے ان غلاموں میں حضرت بلالؓ حبشی تھے آپ امیہ بن خلف نامی ایک مکی رئیس کے غلام تھے۔ امیہ انہیں دوپہر کے وقت گرمی کے موسم میں باہر لے جاکر تپتی ہوئی ریت پر ننگا کر کے لٹا دیتا تھا اور بڑے بڑے پتھر آپ کے سینہ پر رکھکر کہتا کہ لات و عزیٰ کی عظمت کو تسلیم کرو اور محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت سے انکار کرو۔ اس کی زبان سے احد احد (اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ ایک ہی ہے) کے الفاظ نکلتے۔

ایک روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ امیہ بن خلف آپ کے گلے میں رسہ ڈال کر قبیلہ کے غنڈوں کے حوالہ کر دیتا جو آپ کو مکہ کی گلیوں میں پتھروں کے اوپر سے گھسیٹتے ہوئے لے جاتے آپ کا جسم خون سے تر بتر ہو جاتا مگر آپ کی زبان سے پھر بھی خدا ایک ہے کا نعرہ سنائی دیتا۔

حضرت طلحہؓ اسلام کے اولین مبلغوں اور احد کے تیر اندازوں میں سے تھے جب مسلمانوں کی فتح مبدل بہ شکست ہو گئی تو ایک وقت ایسا بھی آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب صحابہ کی تعداد صرف بیس تھی۔ کفار نے شدت کے ساتھ اس مقام پر حملہ کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ اونچے ٹیلوں پر کھڑے تیر انداز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بے تحاشا تیر پھینک رہے تھے حضرت طلحہؓ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے آگے کھڑا کر دیا۔ تیر کے بعد تیر جو منہ پر گرتا تھا وہ حضرت طلحہؓ کے ہاتھ پر گرتا تھا مگر حضور کا یہ فدائی اور جانباز صحابی اسے کوئی حرکت نہیں دیتا تھا آپ کا ہاتھ زخموں کی شدت کی وجہ سے بالکل بے کار ہو گیا۔

جنگ احد کے بعد جب کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ جب تیر آپ کے ہاتھ پر گرتے تھے تو کیا آپ کو درد نہیں ہوتا تھا اور کیا آپ کے منہ سے اُف نہیں نکلتی تھی آپ نے جواب دیا درد بھی ہوتی تھی اور اُف بھی نکلنا چاہتی تھی لیکن میں اس سے اُف نہیں کرتا تھا کہ ایسا کرنے سے میرا ہاتھ اپنی جگہ سے ہل سکتا تھا اور تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر آ گرنے کا امکان تھا۔

راہِ اسلام میں تکالیف کو استقامت سے کیسا تحمل پر داشت کرتے ہیں حضرت خباب بن ارت کا درجہ بھی کم نہیں ہے کفار کبھی آپؓ کو لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں لٹا دیتے تھے تاکہ لوہے کو گرمی سے آپ کا جسم تپنے لگے اور کبھی جسم ننگا کر کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹا دیتے اور سینے پر بھاری پتھر رکھ کر دیتے تاکہ آپ کروٹ نہ بدل سکیں جب تک آپؓ کے زخموں سے رطوبت نکل نکل کر ان انگاروں کو سرد نہ کر دیتی۔ آپ کو اسی طرح لٹائے رکھا جاتا

لیکن یہ تمام انسانیت سوز مظالم اپنی پوری بھیانکی کے باوجود بھی حضرت خبابؓ کے پائے استقلال میں خفیف سی جنبش بھی پیدا نہ کر سکے۔ اور آپ کی زبان مبارک اپنے مالکوں کے سامنے بدستور تسبیح و تحمید میں مصروف رہتی۔ سیرت ابن ہشام میں حضرت غالبؓ بن عبداللہ کے متعلق درج ہے کہ آپ اُن ساٹھ (۶۰) صحابہ میں شامل تھے جنہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ملوح کے مقابلہ کے لئے بھیجا تھا چنانچہ ایک خاص مقام پر پہنچکر امیر قافلہ نے حضرت غالبؓ کو دشمن کی نقل و حمل کی تحقیق کے لئے بھیجا اس پر حضرت غالبؓ دشمن کی آبادی کے قریب ایک بلند ٹیلے پر منہ کے بل لیٹ گئے اور دشمن کی حرکات کا جائزہ لینے لگے۔ اسی اثناء میں ایک شخص جس کا مکان ٹیلے کے قریب تھا گھر سے نکلا۔ اچانک اُس کی نظر ٹیلہ پر حضرت غالبؓ کے سایہ پر پڑی۔ چنانچہ اُس نے اپنی بیوی کو گھر کی چیزوں کا جائزہ لینے کے لئے کہا اور اس سے نظر آنے والے سایہ کا بھی ذکر کیا۔ اس پر اس کی بیوی نے گھر کے سامان کا معائنہ کر کے تسلی دی۔ جس پر اس نے کہا کہ یہ ضرور کوئی نہ کوئی آدمی ہے اور ساتھ ہی حضرت غالبؓ پر دو تین تیر چلائے جن میں سے ایک حضرت غالبؓ کے کندھے پر اور دوسرا آپ کے پہلو میں لگا۔ مگر آفرین ہے اُس مجاہد اور صبر و تحمل کے پیکر پر جس نے اتنی زیادہ تکلیف اٹھانے پر ذرا سی حرکت تو درکنار ایک آہ بھی نہ کی۔ بلکہ دل ہی دل میں اس عزم کو تازہ کیا کہ

کوئی کرلے ظلم کی انتہا نہ کریں گے ہم کوئی آہ بھی

حضرت خبیبؓ بن عدی کی شہادت

ذرا حضرت خبیبؓ بن عدی کے صبر اور وفا کو مد نظر میں لائیے۔ جس دس کی وفد کو بنو لحیان نے دھوکہ دے کر رسول اکرم صلعم سے تبلیغ کے لئے لے جا کر اس میں سے سات افراد کو قتل کر دیا تھا اس میں آپؓ بھی شامل تھے۔ آپؓ نے ھدہ کے علاقہ میں اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ پہاڑی پر چڑھ کر دشمن کا خوب مقابلہ کیا مگر دشمن نے آپکو اور آپ کے ساتھیوں کو دھوکہ دیکر گرفتار کر لیا پھر جب آپکو قتل کے لئے باہر لے گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ادائیگی نماز کے بعد آپ اپنے دشمنوں سے یوں مخاطب ہوئے۔

"اے مشرکو! اگر تمہیں یہ خیال آتا ہو کہ میں اس قتل کے ڈر کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہوں تو سنو اس صورت میں میں نماز کو لمبی کرتا" اور ساتھ ہی یہ اشعار گنگناتے ہوئے اپنا سر تلوار کے نیچے رکھدیا۔

فلست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شق کان للہ مصرعی
وذالک فی ذات الالٰہ وان یشاء
یبارک علیٰ اوصال شلو ممزع

کیا ہی شان تھی ان بزرگوں کی جو اسلام کے لئے اپنے سروں کو تلواروں کے نیچے رکھنے پر ذرہ بھر بھی شکوہ نہ کرتے کیا ہی جذبہ تھا ان کے دلوں میں جو واریں اور ماریں تیر کھا لیتے مگر اُف تک نہ کرتے۔ اُن کے سینوں میں خدا تعالیٰ کی اس قدر محبت تھی کہ وہ خوشی خوشی اپنی جانیں دے دیتے لیکن اس سے بے وفائی نہ کرتے۔

صحابہ کرام نے جہاں جسمانی اذیتوں کا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کیلئے ڈٹ کر مقابلہ کیا وہاں انہوں نے مالی مصائب کے طوفانوں کا بھی سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا۔ انہوں نے ہر خوشحالی اور بدحالی میں مالی قربانیوں کی شاندار مثالیں قائم کیں اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان پرواروں کو محسنین قرار دے کر پسند فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصعب بن عمیرؓ کی تجہیز و تکفین کا وقت آیا تو مالی مشکلات کے باعث انہیں پورا کفن بھی میسر نہ آسکا روایات میں آتا ہے کہ جب آپ کے چہرہ مبارک کو ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اسی طرح ان کے پاؤں ڈھانپے لگتے تو آپ کا چہرہ مبارک ننگا رہ جاتا۔ یاد رہے کہ یہ وہ فدائی اسلام تھا جس نے اپنا بچپن مثالی ناز و نعم میں گزارا تھا لیکن اسلام لانے کی پاداش میں یہ سب دنیوی آسائشیں جاتی رہیں اور آپ نے نہایت ہی مثالی صبر و استقامت سے ان مالی مشکلات کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں برداشت کیا اور حتیٰ کہ آپ کی وفات پر آپ کا کفن بھی ان مالی مشکلات کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

صحابہ کرامؓ کی مالی قربانیوں کے دائرہ میں حضرت خبابؓ بن ارت کی مثال بڑی نمایاں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے حق میں دعا سنکر جسمانی ایذا رسانیوں سے نجات عطا فرمائی تو قرآنی پیشگوئی وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ کے مطابق آپ کو مالی طور پر پریشان کر کے دین محمدؐ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی گئی ہوا یوں کہ آپ کا کچھ قرض ایک مشرک عاص بن وائل کے ذمہ تھا آپ جب بھی اُس سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کرتے تو وہ آپ کے سامنے دین حق سے علیحدگی شرط پیش کرتا۔ چنانچہ اس پر ایک دن حضرت خبابؓ نے وہ ایمان افروز جواب دیا جسے تاریخ نے نہ بھلایا ہے اور نہ ہی بھلائے گی۔ وہ جواب یوں تھا کہ "خدا کی قسم! جب تک تم مر کر دوبارہ زندہ نہ ہو جاؤ گے میں دین محمدؐ کو نہیں چھوڑوں گا۔"

اللہ اللہ! کیا ہی جذبہ تھا ان کے سینوں میں۔ ایک طرف تو فاقہ کشی کی حالت ہے اور دوسری طرف اسلام کی خاطر زبردست مالی قربانی پیش کر کے خدا تعالیٰ کو منانے کی جستجو ہے۔

حضرت صہیبؓ نے جب آنحضور صلعم کے ارشاد کے مطابق ہجرت کا قصد فرمایا تو مشرکین یوں سد راہ ہوئے کہ جب تم یہاں آئے تھے تو بالکل مفلس اور محتاج تھے یہاں آکر تم نے دولت جمع کر لی ہے اب تم اس دولت کو ساتھ لے جانا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم! یہ کبھی نہ ہو سکے گا۔ لیکن آپ کے سینے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جو سمندر موجزن تھا وہ آپ کو مال و دولت کے بندھن سے آزاد ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے پر مجبور کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمام مال و دولت تمہارے حوالے کر دوں تو پھر تو تمہیں میرے جانے پر اعتراض تو نہ ہوگا۔ چنانچہ کفار کے دلوں پر مال و دولت کی ہوس نے تسلط جمایا اور وہ سب آپ کا مال لے کر آپ کے جانے پر متفق ہو گئے اور اس طرح سے حضرت صہیبؓ جو ایک متوسط درجہ کے مسلمان تھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی مشکل اور پریشانی کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کر کے مفلسی کی حالت میں جب مدینہ پہنچے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے

"ربح صہیب، ربح صہیب"

کے الفاظ میں خوشخبری سنی

ان صحابہ میں جذبہ قربانی اس قدر زیادہ تھا کہ جونہی چندے کی اپیل ہوتی اپنے گھر کا سارا سامان حضور صلعم کی خدمت میں لا حاضر کرتے۔ اور اگر گھر میں چھوڑ کر آنے والے مال کے متعلق پوچھا جاتا تو نہایت لطیف پیرایہ میں فرماتے

"حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ"

مسلمانوں نے جنگوں کے دوران بھی مالی مصائب کا بڑے صبر و استقامت سے مقابلہ کیا۔ وہ غزوۂ احزاب میں سامان رسد کی کمی کے باعث مٹھی بھر جَو اور تھوڑی سی کھجور پر سارے کا سارا دن گذار دیتے مگر خوراک زیادہ لینے کے لئے کوئی خفیف سی آواز بھی بلند نہ کرتے اور بڑے صبر سے خاموشی اختیار کرتے ہوئے اس ابتلاء کو برداشت کرتے رہے

ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کو زبردست اقتصادی بحرانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر انہوں نے ان ابتلاؤں کے باعث اسلام کا دامن چھوڑنا تو بہت دور ڈھیلا بھی نہ کیا۔ انہوں درختوں کے پتے پانی میں بھگو کر کھائے اور اپنے پیٹ کی آگ بجھا دی کی پھر ایک ایک کھجور کو بچوں کی طرح چوس چوس کر پیاس بجھاتی اور ہولناک مالی پریشانیوں کے باوجود بھی اسلام کے آخری دم تک باوفا رہے

صحابہ کرامؓ کو مشکلات کے دور میں زبردست احساساتی اور جذباتی مصائب کے طوفانوں کا بھی سامنا کرنا پڑا اور ان زبردست طوفانوں نے ان خدا کے بندوں کو ان کے دین سے ہٹانے کی پوری کوشش کی۔ مگر جو لوگ اپنے خالق حقیقی سے پختہ تعلق قائم کر چکے تھے انہیں یہ طوفان ذرہ بھر بھی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی والدہ نے آپ کے اسلام لانے پر بھوک ہڑتال کر دی۔ اور اس طرح آپ کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر حضرت سعدؓ نے اپنی والدہ کی بے حد فرمانبرداری کرنے اور خدمت گذاری کے باوجود اس معاملہ میں اپنی ماں کی خوشنودی کو ایمان پر قربان کر دیا۔ جب آپ کی والدہ کو بھوک ہڑتال کئے تین دن گذر گئے تو انہیں کمزوری کے باعث غش پر غش پڑنے لگے حضرت سعدؓ نے یہ سب کچھ دیکھا اور بڑے ہی ایمان افروز پیرایہ میں ماں سے مخاطب ہو کر فرمایا

"اگر تمہارے قالب میں سو
جانیں ہوں اور ہر ایک جان
نکل جائے تو بھی میں اپنے
دین کو نہ چھوڑونگا۔"

حضرت خالدؓ بن سعید جب مسلمان ہوئے تو آپ کے والد کو سخت صدمہ پہنچا اس نے آپ کو سخت زدوکوب کیا اور خود آپ کے اسلام سے انکار تک کھانا پینا ملتوی کر دیا اور گھر میں ان کے بائیکاٹ کا حکم دے دیا۔ لیکن آپ کی سعید روح نے ان سب مصائب کا بڑی ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چھوڑنا ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہ کیا۔

حضرت ابو جندلؓ نے صلح حدیبیہ کی شرائط کے مطابق حضورؐ کے حکم سے مکہ کے ظالموں کے پاس اپنے جذبات کو دباتے بلا چون و چرا تشریف لے جا کر قابل تقلید نمونہ قائم کیا۔

صحابہ کرامؓ کو معاشرتی تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ انہیں قبول اسلام کی وجہ سے اتنا کمتر سمجھا جانے لگا کہ راہ جاتے ہوئے آپ پر گندگی پھینک دی جاتی اور سخت قسم کے فقرات کسے جاتے۔ مگر صحابہ نے ان باتوں پر ہمیشہ ہی بڑے صبر سے کام لیا اور صبر و استقامت کی وہ مثال قائم کر دی جو کہ ان کے بعد آج تک تاریخ عالم پیش نہیں کر سکی۔

مکہ میں جب مسلمانوں کا معاشرتی بائیکاٹ کر دیا گیا۔ تو نبی کریم صلعم اپنے خاندان اور فدائیوں سمیت ایک پہاڑ کی گھاٹی شعب ابی طالب میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں کئی روایات کے مطابق آپ تین سال تک صبر و استقامت سے مقیم رہے۔

مسلمانوں کے پاس بائیکاٹ کی وجہ سے سامان خوراک بہت جلد ختم ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھوک سے تڑپنے لگے ان کے بچے رات کے وقت جبکہ ہر طرف سناٹا چھایا ہوتا اس طرح بھوک سے بلکتے چلاتے اور بلبلاتے کہ کئی قسی القلب لوگوں کے دل دہل جاتے لیکن ان پتھر نما مجسموں (کفار مکہ) پر باوجود اس کے کہ چیخ و پکار ان کی میٹھی نیند حرام کر دیتی ذرہ برابر اثر نہ ہوتا۔

اس ابتلاء کے دوران مسلمانوں کو خاص طور پر بھوک کا مسئلہ پیش آیا اور بائیکاٹ کی وجہ سے یہ مسئلہ اتنی سنگین صورت اختیار کر گیا کہ ان کے پاؤں کے نیچے جو بھی نرم چیز آتی خواہ وہ چمڑا ہی کیوں نہ ہو بغیر دیکھے کھا لیتے تھے۔ مگر اسلام کے ان حقیقی پروانوں نے ایسی ہی تکالیف مسلسل تین سال تک برداشت کیں۔ لیکن یہ تکالیف ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کر سکیں

کفار کے انسانیت سوز مظالم کے باعث مسلمان ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے

یہ بات عام ہے کہ جب کوئی شخص معاشرتی طور پر جگہ تبدیل کرتا ہے تو اسے دوسری جگہ گھر بنانے کے لئے کتنی مشکلات پیش آتی ہیں مگر ان لوگوں کا کیا حال ہوا ہوگا جنہوں نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر کے ہجرت کی اور انہیں کتنے مسائل سے دوچار ہونا پڑا ہوگا۔ حقیقتاً اس کا اندازہ صرف وہی کر سکتا ہے جسے ایسے حالات پیش آئے ہوں۔

غرض صحابہ کرامؓ دین پر اس طرح استقامت سے قائم رہے جس کی مثال پھر قائم نہیں ہو سکی وہ لوگ ہر مصیبت کے آنے پر اپنی قدرتی مسکراہٹوں کے ساتھ اپنے ذہن میں یہ خیال لاتے ہوئے اپنی جان نچھاور کرنے کے لئے موت کے گڑھوں میں بھی کود جاتے

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہ برگزیدہ ہستیاں گو آج ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن ان کے صبر و استقامت کے قابل تقلید نمونے تو محفوظ ہیں جو انہیں عطا فرمائے تھے۔ اسلئے ہمیں ان کا نمونہ اپنا کر ان کی یاد تازہ کرنی چاہیئے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی
تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۷)

مسل نمبر ۲۲۲۸۲

مَیں عبدالغنی ولد چوہدری فقیر محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لابینی ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

۱۔ بیل دو عدد قیمت -/۲۵۰۰ روپے
۲۔ بھینس دو عدد قیمت -/۲۰۰۰ روپے
۳۔ نقدہ مبلغ -/۱۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری عبدالغنی ساکن لابینی۔ ڈاکخانہ بشیر آباد۔ بواسطہ ٹنڈو الہ یار ضلع بدین سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری فقیر محمد (والد موصی) لابینی ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۳

مَیں بشیراں بیگم زوجہ چوہدری عبدالغنی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لابینی ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۸۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۲ تولہ مالیتی -/۷۵۰ روپے
۳۔ زیور نقرئی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی -/۱۰۰ روپے
۴۔ بکری ۱ عدد قیمت -/۲۰ روپے
۵۔ نقد مبلغ -/۱۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشیراں بیگم زوجہ چوہدری عبدالغنی صاحب ساکن لابینی۔ P.O بشیر آباد۔ ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ عبدالغنی (خاوند موصیہ)۔ لابینی ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۴

مَیں چوہدری بشارت احمد ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم جٹ کاہلوں۔ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن نواز آباد فارم ضلع حیدر آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۲ راس بیل۔ قیمت -/۲۰۰۰ روپے
۲۔ ۳ بھینس۔ قیمت -/۷۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری بشارت احمد۔ ساکن نواز آباد فارم۔ P.O سلطان آباد ضلع حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد۔ مولوی عبدالعزیز نمبر وصیت ۱۴۲۳۱

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ۔ بشیر آباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۵

مَیں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری بشارت احمد صاحب قوم [illegible] پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن نواز آباد فارم ضلع حیدر آباد (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۷۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولے مالیتی -/۳۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری بشارت احمد صاحب نواز آباد فارم۔ P.O سلطان آباد ضلع حیدر آباد۔ سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری بشارت احمد (خاوند موصیہ) نواز آباد فارم۔ سندھ

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۶

مَیں چوہدری جمیل احمد باجوہ ولد چوہدری چراغدین صاحب قوم باجوہ جٹ۔ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن لابینی۔ ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری جمیل احمد ساکن نئی لابینی P.O ٹنڈو غلام علی۔ ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ حمید احمد باجوہ (برادر موصی) لابینی۔ سندھ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۷

مَیں حمید احمد باجوہ ولد چوہدری چراغدین صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لابینی۔ ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری حمید احمد باجوہ ساکن نئی لابینی P.O ٹنڈو غلام علی ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری جمیل احمد (برادر موصی) لابینی۔ سندھ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۸

مَیں سائرہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالکریم صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن لابینی ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۲ تولہ مالیتی -/۱۹۲۵ روپے
۳۔ بھینس ایک عدد قیمت -/۱۵۰۰ روپے
۴۔ بکریاں دو عدد قیمت -/۲۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سائرہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالکریم صاحب ساکن لابینی۔ P.O بشیر آباد ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری عبدالکریم (خاوند موصیہ) لابینی۔ سندھ۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالشکور بیگ مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد۔ سندھ۔

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ دراز سے پریشانیوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے پرزور دعا کی استدعا کرتا ہے۔

محمد عبداللہ مدرس
حال بھوآنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کیلئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

(۴)

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ پر مخلصین جماعت بفضلِ خدا بڑے شوق سے اپنے عزیز اموال پیش کر رہے ہیں۔ پہلے تین اقساط شائع ہو چکی ہیں۔ اب قسط نمبر ۴ بغرض دعا پیش کی جاتی ہے۔

۱۔ مکرم سردار احمد صاحب	ذاور برٹن ضلع شیخوپورہ	۱۰۳۷—۰۰
۲۔ " محمد اسلم صاحب	نارنگ منڈی "	۱۰۳۰—۰۰
۳۔ " قریشی عبدالرزاق صاحب	دولت پور ضلع سیالکوٹ	۱۰۶۰—۰۰
۴۔ " چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ مع اہلیہ صاحبہ	لائل پور شہر	۳۲۵—۰۰ نقد
۵۔ " چوہدری علی اکبر صاحب ایم۔اے مع اہل و عیال	باب الابواب ربوہ	۳۱۹—۰۰ "
۶۔ " سمیع اللہ صاحب سیال ایم۔اے	"	۱۱۰—۰۰ "
۷۔ " حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری	"	۱۱۰—۰۰ "
۸۔ " ٹھیکیدار رحمت علی صاحب	دارالیمن "	۱۴۸—۰۰ "
۹۔ " صوبیدار ملک محمد اقبال صاحب	پنجند ضلع کیمبلپور	۱۱۴۵—۰۰
۱۰۔ " کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب مرحوم	کوٹ فتح خان "	۲۰۰—۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی صاحبزادی محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ ۱۸ نومبر ۱۹۷۵ء بروز منگل پانچ بجے شام کراچی میں بعمر ۷۳ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ راجعون۔ مرحومہ بغرض علاج ۵ نومبر کو لاہور سے کراچی گئی تھیں اور وہاں ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ چنانچہ ان کا جنازہ ۱۹ نومبر بروز بدھ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور اور پھر وہاں سے بذریعہ ایمبولینس کار ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی روز بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، عبادت گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔ انہوں نے دو فرزند اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں ہدایت کی راہوں پر گامزن فرمائے۔ آمین

زکوٰۃ دینے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ورحمتی وسعت کل شیء فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ھم بآیٰتنا یؤمنون (سورۃ اعراف ع ۱۹) ترجمہ:۔ اور میری رحمت ہر شے پر حاوی ہے۔ میں اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لئے مقدر کر دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمتوں کے بغیر کسی جان کیلئے دینی و دنیوی سکون، راحت، خوشی اور نجات کا حصول ممکن نہیں۔ جن اعمال سے انسان اس وسیع رحمت کا وارث بنتا ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو ان وسیع رحمتوں سے بہرہ وافر عطا فرمائے اور ان کے حصول کے لئے ضروری اعمال حسنہ کے بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

مسائل زکوٰۃ سے مکمل واقفیت کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضرورت

مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری طور پر ضرورت ہے۔

۱۔ ایک PHARMCIST جسے ادویات سازی کا لمبا تجربہ ہو۔ بیرون ملک تجربہ اور ٹریننگ رکھنے والے اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔

۲۔ ایک ایم۔ایس سی۔ کوالٹی کنٹرول کا تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

۳۔ ادویات کی دکان پر کام کرنے کے لئے سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ جن کو کسی بڑی دکان پر کام کرنے کا وسیع اور لمبا تجربہ ہو۔

۴۔ ایک میڈیکل ریپریزنٹیٹو MEDICAL REPRESENTATIVE جسکو گزشتہ تجربہ ہو۔

مندرجہ بالا اسامیوں میں سے نمبر ایک اور نمبر ۲ کے لئے اگر کوئی لڑکی اس معیار پر پوری اترتی ہو تو وہ بھی درخواست بھجوا سکتی ہے۔

شفا میڈیکو۔ چوک میو ہسپتال۔ پوسٹ بکس ۷۳ لاہور

فون:۔ ۶۳۶۹۳

زدجام عشق

اعصاب کو طاقت دینے اور تمام جسمانی کمزوری دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ مکمل کورس ۳۵/- روپے

المنار دواخانہ ربوہ

سرمہ حمید

کے متعلق

سابق جج ہائی کورٹ لاہور محترم شیخ بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"سرمہ حمید بھی آنکھوں کے لئے نعمت ہے مجھے آنکھوں کی تکلیف لمبے عرصے سے ہے۔ طالب علمی کے زمانہ سے روہوں کا مریض چلا آتا ہوں۔ ان دنوں کافی تکلیف بڑھ گئی تھی۔ سرمہ حمید جس دن سے استعمال کرنا شروع کیا ہے آنکھوں میں چبھن نہیں رہی اور خاصا سکون میسر آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ مجرب دوائیں بنا رہے ہیں جو نافع الناس ہیں۔

المنار دواخانہ ربوہ

• شہزین
• شہزین
• شہزین

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۲۸۴۴

(نوٹ) اب ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے یہی پتہ استعمال کیا جائے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

ضرورت ہے

۱۔ ایک مستعد ماہرِ فن سٹینوگرافر کی جو کسی سرکاری ادارے یا تجارتی فرم میں چار پانچ سال کے کام کا تجربہ رکھتا ہو۔

۲۔ ایک تجربہ کار اکاؤنٹس کلرک کی جو بلوں وغیرہ کی تیاری میں بھی مہارت رکھتا ہو۔

قابلیت ۔ بی۔اے

عمر ۔ حد تیس سال

تنخواہ ۔ کا فیصلہ بوقت انٹرویو اہلیت و صلاحیت کے مطابق کیا جائے گا۔

نوٹ:۔

درخواستوں پر امیر مقامی یا صدر صاحب کی تصدیق ضروری ہے۔

حسب ذیل پتہ پر درخواستیں ارسال کریں۔

(م ۔ س)

معرفت روزنامہ الفضل ربوہ جھنگ

درخواست دعا

میرے والد محترم چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا دے اور لمبی عمر عنایت فرمائے۔

(اللہ رکھا پرویز کارکن الفضل۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴